مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسلام میں گرہن کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟ ہمیں اس کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ اور کیا اس کا کوئی برا اثر ہماری زندگی پر ہو سکتا ہے؟ کیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں کبھی گرہن ہوا تھا اور اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا عمل کیا تھا؟ اور کیا کرنے کے لئے حکم دیا؟ یہ حدیث و فقہ کی معتبر کتابوں کے حوالوں کے ساتھ بتا کر ممنون فرمائیں۔

الجامعة الاشرفية دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا و مسلما

واضح رہے کہ سورج اور چاند اللہ کی دوسری مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہیں، جو انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے، اور اللہ کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں، کبھی ان میں گرہن بھی کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کا اللہ کی عبادت اور بندگی کی طرف دھیان زیادہ ہو جائے، اور جو لوگ سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ جسے خدا سمجھ کر اس کی عبادت کر رہے ہیں، وہ اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ اپنی روشنی اور نور کو بچا سکے۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ گرہن سے اللہ تعالی اپنے بندوں میں خوف اور ڈر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (بخاری شریف)

سورج اور چاند اللہ کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں ان کی بھی اللہ تعالی گرفت کرتے ہیں تو ہم تو سراپا نافرمان ہیں ہمارا کیا ہو گا؟ وغیرہ۔

زمانۂ جاہلیت میں یہ مشہور تھا کہ سورج اور چاند گرہن سے دنیا میں غلط اثرات پیدا ہوتے ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں جس دن سورج گرہن ہوا تھا اتفاق سے اسی دن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سب سے چھوٹے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تھا، جس کی وجہ سے لوگوں کے غلط خیالات کو اور

تقویت ملی تو سورج گرہن کی نماز کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہ سورج اور چاند گرہن کی وجہ سے برے اثرات پیدا ہوتے ہیں یا کسی کا انتقال ہوتا ہے' ایسا عقیدہ رکھنا بالکل غلط ہے۔ اسلام کے مذہب میں ایسے غلط وہم اور غلط عقیدوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے ایسے غلط وہم اور غلط عقیدوں سے بچنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو بڑی نشانیاں ہیں ان میں کسی کے مرنے جینے سے گرہن نہیں لگتا، جب تم لوگ گرہن دیکھو اللہ کے سامنے عاجزی کرو، دعا کرو، نماز پڑھو اور صدقہ اور خیرات کرو۔ (بخاری شریف)۔

اسی لئے فقہاء کرام سورج گرہن کے وقت اگر وہ وقت مکروہ نہ ہو اور نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں امام صاحب موجود ہوں تو مسجد میں جماعت کے ساتھ طویل قرأت والی دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو سنت مؤکدہ یا مستحب بتاتے ہیں۔ (شامی: ۳/۶۷)

اور اگر سورج گرہن غروب کے وقت یا طلوع کے وقت ہو رہا ہو تو نفل نماز کے لئے مکروہ وقت ہونے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی جائے گی، صرف دعا اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہونا چاہئے۔ (شامی) سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت عورتیں تنہا اپنے گھروں میں نفل کی نیت سے نماز پڑھ سکتی ہیں۔ (شامی)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک زمانہ میں بھی سورج گرہن ہوا تھا اور مسجد نبوی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کے ساتھ جماعت کر کے نماز پڑھی تھی، جیسا کہ بخاری شریف اور ابو داؤد شریف کی روایت موجود ہے، اسی لئے فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ گرہن کا پورے وقت میں اتنی لمبی قرأت والی دو رکعت نفل نماز پڑھنی چاہئے، مثلاً: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران جیسی بڑی سورتیں پڑھنی چاہئے۔ اور اس نماز میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق سری

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

قرأت یعنی ظہر اور عصر کی نماز میں جس طرح قرأت کی جاتی ہے اس طرح قرأت کرنی چاہئے۔ البتہ جہرا قرآت کی بھی گنجائش ہے۔(شامی)

ہمارے زمانہ میں لوگوں میں خشوع اور خضوع کی کمی اور دنیا کی طرف رغبت کی وجہ سے اور اس نماز میں چونکہ قیام بہت طویل ہوتا ہے اس لئے ضرورۃً جہراً قرأت کی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے، لوگوں میں سستی کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے مختصر قرأت کر کے نماز پڑھی جائے تب بھی کچھ حرج نہیں، جائز ہے۔ حضور ﷺ کی سنت پر عمل بھی ہوگا اور باقی وقت کو اللہ کی یاد میں یا دعاؤں میں لگایا جائے تو یہ سب سے افضل کہلائے گا۔ اسی طرح رات کو جب چاند گرہن ہو تب اپنے گھروں میں مرد اور عورتیں تنہا تنہا نوافل پڑھیں اور اللہ کی رضامندی حاصل کریں۔ اللہ تعالی سب کو توفیق نصیب فرماوے۔ آمین. واللہ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۴۴۱/۰۵/۰۴

۲۰۱۹/۱۲/۳۱

دارالافتاء
رقم الافتاء 84/116
۳۱/۱۲/۲۰۱۹
الجامعۃ الاشرفیۃ

الجامعۃ الاشرفیۃ
دارالافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

الجواب صحیح
[illegible]
۴ جمادی الاولی ۱۴۴۱ھ
۳۱/۱۲/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
[illegible]